جنابِ سیدہ رضی اللہ عنہا

کی

سچی روایات

از قلم
محمد مشتاق قادری اویسی

جیلانی پبلشرز
کتاب مارکیٹ اردو بازار کراچی 021-2736009
Cell: 0321-2194314 , 0300-8243223

الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ط بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط

پیشِ لفظ

گذشتہ کئی سال سے دیکھا جارہا ہے کہ اکثر گھروں میں خواتین حصولِ برکت اور حاجات کے حصول کیلئے جنابِ سیّدہ کی کہانی، دس بیبیوں کی کہانی، اعجازِ جنابِ سیّدہ وغیرہ مختلف قسم کی کتابیں پڑھتی ہیں اس کا طریقۂ کار کچھ اس طرح ہے کہ چند خواتین کو کسی خاص دن جمع کیا جاتا ہے اور کسی ایسی جگہ کا انتخاب کیا جاتا ہے کہ جہاں مرد حضرات حتیٰ کہ دو سال کے بچے تک کا گزر نہ ہو، پھر کچھ شیرینی سامنے رکھ کر مذکورہ کہانیوں میں سے کسی ایک کو با آواز بلند پڑھا جاتا ہے اور اختتام پر شیرینی پر جنابِ سیّدہ کی فاتحہ دلا کر تقسیم کی جاتی ہے اور اس میں بھی یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ یہ شیرینی فقط عورتیں ہی کھائیں کوئی مرد یا بچہ نہ کھانے پائے۔

اس تمہید کا مقصد اس 'پُراسرار محفل' سے متعلق کچھ حقائق پیش کرنا ہے۔ اوّل اس طرح کی کہانیوں میں من گھڑت واقعات تحریر ہوتے ہیں کہ جن کا کوئی شرعی ثبوت نہیں اور نہ ہی کسی معتبر کتاب میں اس طرح کے واقعات درج ہیں۔ دوم یہ خیال کرنا کہ اس محفل میں کسی مرد یا لڑکے کا گزر ہونا گناہ یا ممنوع ہے تو حکمِ شرعی کے مطابق ویسے ہی نامحرم عورتوں میں مردوں کا اختلاط جائز نہیں اس میں اس کہانی کی کوئی انفرادیت نہیں۔ سوم اس 'پُراسرار محفل' کی شیرینی میں بھی مردوں کا حصہ نہیں تو عرض ہے کہ شیرینی کی بات تو بعد میں ہے اکثر ان کہانیوں کو لکھنے والے بھی مرد حضرات ہیں، اور ایسا بھی نہیں کہ جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کو ناپسند کریں کہ مردوں کے سامنے آپ کے فضائل و مناقب بیان ہوں کیونکہ احادیث کی کتب کے مصنف بھی تو مرد حضرات ہی ہیں۔

اس طرح کی من گھڑت حکایات پر مبنی کتب سے بیزاریت کا اظہار کرتے ہوئے کئی اسلامی بہنوں کے اصرار پر 'جنابِ سیّدہ کی سچی روایات' کے عنوان سے سیّدہ کائنات فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حیاتِ طیبہ کے چیدہ چیدہ واقعات اور بارگاہِ رسالت میں آپ کے مقام و مرتبہ سے متعلق چند صحیح روایات پیش کی جارہی ہیں۔ آخر میں فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایصالِ ثواب اور جملہ حاجات کے حصول کیلئے ختمِ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ترتیب دیا گیا ہے۔

اللہ عزّ وجل تمام مسلمان بہنوں کو صحیح معنوں میں اسلامی روایات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقط والسلام

احقر العباد محمد مشتاق قادری اُویسی

سیّدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت

جگر گوشۂ رسول سیّدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سیّد المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ لاڈلی اور چہیتی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، جبکہ حضرت علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک آپ کی ولادت اظہارِ نبوت سے پانچ سال قبل ہے اور مشہور روایت یہی ہے۔ (مدارج النبوۃ، ص ۷۸۷)

سیّدہ کائنات فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہجرت کے دوسرے سال رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہوا۔ (مواہب لدنیہ، ج ۲ ص ۳۱۲)

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ربّ عزّوجل نے فرمایا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آسمانِ دنیا پر ایک گھر ہے جسے بیت المعمور کہتے ہیں۔ یہ بیت اللہ کے بالکل مقابل ہے۔ آسمانی فرشتے اپنے اپنے مقام سے وہاں اُترتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رضوان (نگرانِ) جنت کو حکم فرمایا ہے کہ بیت المعمور کے دروازے پر کرامت کا منبر بچھایا جائے اور راحیل نامی فرشتے کو حکم ہوا اس منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بجالائے چنانچہ جب وہ محبت و سرور سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے لگا تو آسمان خوشی سے جھوم اُٹھے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے نکاح کئے دیتا ہوں۔ فرشتو! تم گواہ رہو اور اس ریشمی کپڑے پر اس شہادت کو ثبت کر دیا۔ (نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۲۶۴)

شہزادیٔ کونین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کا پُر کیف منظر

جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درِ اقدس سے رُخصتی ہوا چاہتی تھی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے سبزی مائل خچر پر بٹھایا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اس کی لگام پکڑلو اور آگے آگے چلو، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے پیچھے روانہ ہوئے، ابھی کاشانۂ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے قریب نہیں پہنچے تھے کہ ندا آئی سرکار ذرا اوپر ملاحظہ فرمایئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نگاہِ مبارک اوپر اُٹھائی تو عجب منظر تھا، حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی معیت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شان وشوکت سے فرشتوں کے ساتھ آنے کا سبب دریافت فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے ہمیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حکم ہوا ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے شوہرِ نامدار علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پورے اعزاز واکرام کیساتھ پہنچایا جائے، پھر حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا، حضرت میکائیل علیہ السلام اور دو فرشتوں نے اللہ اکبر کی آواز سے جواب دیا، چنانچہ اسی وجہ سے دولہا اور دولہن کی روانگی کے وقت نعرہ ہائے تکبیر ورسالت کو سنت قرار دیا گیا ہے۔ (نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۶۶۳ مترجم)

سیّدۂ کونین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق مہر

امام نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حق مہر کے بارے میں مشورہ کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ میرا مہر قیامت کے دن آپ کی اُمت کی شفاعت مقرر ہو! پس جب اُمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پل صراط سے گزر شروع ہوگا تو آپ اپنے مہر کا مطالبہ فرمائیں گی۔

(نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۶۶۴)

فائدہ...... گویا کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مال ودولت کا مہر تو ہر کوئی دیتا ہے مگر میرا مہر نرالا اور بے مثل ہو اور وہ یہ کہ میرا مہر نہ صرف میرے لئے نفع بخش ہو بلکہ آپ کی اُمت کے گنہگار بھی اس سے مستفید ہوں اس لئے میرا مہر شفاعتِ امت مقرر کیا جائے۔

سیّدہ نے نیا کُرتہ سوالی کو عطا فرما دیا

حضرت علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جس شب شادی تھی اسی شب ایک سُوالی نے دروازے پر آکر سوال کیا، مجھے ایک پرانے کرتے کی حاجت ہے۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک پیوندلگا کرتہ بھی تھا آپ نے چاہا وہی عطا کریں مگر معاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد لن تنالوا البر حتي تنفقوا مما تحبون (اگر تم بھلائی کے طالب ہو تو اپنی محبوب ترین اشیاء کو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے خرچ کرو) سامنے آتے ہی آپ نے اپنی شادی کا کرتہ اس سوالی کو عنایت کر دیا۔

بوقتِ رخصت حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے، ربّ تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور جنت سے سبز سندس کا ایک جوڑا پیش کرتے ہوئے کہا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے خصوصی تحفہ ہے۔ چنانچہ جب سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے پہنا اور خواتین میں جا کر بیٹھ گئیں، عورتوں کے پاس ایک ایک موم بتی جل رہی تھی۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ چراغ تھا مگر جب آپ کے نورانی لباس کی ایک جھلک نمایاں ہوئی مشرق و مغرب تک نور ہی نور پھیل گیا، یہاں تک کہ کافر عورتوں کے دل نورِ اسلام سے چمک اُٹھے اور کلمہ پڑھتے ہی زمرہ اسلام میں داخل ہوگئیں۔ (نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۲۲۸ مترجم)

شہزادیٔ کونین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور گھر کا کام

مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے خادم سے ارشاد فرمایا، میں تمہیں بنتِ رسول فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا واقعہ نہ سناؤں؟ خادم نے عرض کی، ضرور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا، چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں گڑھے پڑ گئے تھے، پانی کی مشک بھی خود اُٹھا کر لاتی تھیں، جس سے سینے پر رسّی کے نشانات نظر آتے تھے، نیز جھاڑو نکالنے کی وجہ سے کپڑے بھی گرد آلود ہو جایا کرتے تھے۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے، میں نے انہیں مشورہ دیا کہ موقع اچھا ہے اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک خادم مانگ لیں تو کام کاج میں بہت آسانی ہو جائے گی۔ آپ نے میری بات مان لی اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو گئیں، لیکن لوگوں کی بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے بغیر بات چیت کیے لوٹ آئیں۔

دوسرے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس گھر پر تشریف لائے اور گذشتہ روز حاضری کا مقصد دریافت فرمایا، آپ خاموش رہیں تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! فاطمہ خود ہی چکی پیستی ہیں، پانی بھر کر لاتی ہیں جس کی وجہ سے ہاتھوں اور سینے پر نشانات پڑ گئے ہیں اور جھاڑو وغیرہ دینے کی وجہ سے کپڑے بھی گرد آلود ہو جاتے ہیں، کل چونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ لونڈیاں اور غلام پیش ہوئے تھے اس لئے میں نے ہی مشورہ دیا تھا کہ ایک خادم مانگ لیں تاکہ کام کاج میں کچھ سہولت حاصل ہو جائے۔

میری وضاحت سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیٹی فاطمہ! اللہ عزّ وجل سے ڈرتی رہو، فرائض کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ گھر کا کام کاج بھی اپنے ہاتھوں سے کرتی رہو اور جب سونے کیلئے لیٹو تو سبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس تینتیس (33) بار اور اللہ اکبر چونتیس (34) بار پڑھ لیا کرو، تو یہ تمہارے لئے خادم حاصل کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، میں اللہ عزّ وجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا پر راضی ہوں۔ (ابوداؤد)

فائدہ...... مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ گھر کا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کرنا شہزادیٔ کونین بنتِ رسول فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سنتِ کریمہ اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی کے عین مطابق ہے اور جو کام محبوب ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرمائیں یقیناً وہ کام بارگاہِ الٰہی میں بھی مقبول ہے۔

یہ بات تجربہ شدہ ہے کہ جو رات کو سوتے وقت یہ تسبیحات پڑھ لیا کرے گا تو دن بھر کی تھکن دور ہو جائیگی اور کام کاج کی قوت میں اضافہ ہوگا۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

وظیفہ سیّدہ کونین رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روض الافکار میں ہے کہ ایک دن سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ طلب کرنے حاضر ہوئیں تو پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذاتِ اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں تین دن سے چولہا ٹھنڈا پڑا ہے، میں تمہیں پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو جبرائیل (علیہ السلام) لائے ہیں، وہ کلمات یہ ہیں:۔

(۱) یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْن (۲) یَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْن (۳) یَا ذَوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن

(٤) یَا رَاحِمَ الْمَسَاکِیْن (نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۶۷۳ مترجم)

فائدہ...... مذکورہ کلمات حصولِ حاجت اور مشکلات سے خلاصی کیلئے نہایت موثر ہیں۔ تمام اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ یہ دونوں وظائف اپنے معمول میں رکھیں اِن شاءَ اللہ عزوجل تمام اُمور میں آسانی رہے گی۔

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکیزہ اولادیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین شہزادے اور دو شہزادیاں ہوئیں۔

- ☆ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ☆ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ☆ حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کم عمری میں ہی وفات پا گئے تھے)
- ☆ حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ☆ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پس ماندہ نہ تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسلِ پاک حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فقط سبطین کی جہت (یعنی سیّدنا امام حسن اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے پھیلی ہے۔ (مواہب لدنیہ، ج ۲ ص ۲۱۵)

سیّدہ فاطمۃ الزھراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پردے میں احتیاط

سیّدہ کونین فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردے کے معاملے میں بے حد احتیاط فرمایا کرتی تھیں حتیٰ کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میرا جنازہ کھلا لے جایا جائے۔ انہوں نے عرض کی، میں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا کہ چارپائی پر درخت کی شاخیں ڈال کر اس پر کپڑا ڈال دیتے ہیں۔ آپ کو یہ طریقہ کار پسند آیا اور اسی کی وصیت فرمائی۔ حسبِ وصیت اسی طرح لے جایا گیا، نیز یہ بھی وصیت فرمائی کہ انہیں رات میں دفن کیا جائے، تاکہ کسی نامحرم کی نگاہ نہ پڑے، اس پر بھی عمل کیا گیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفاتِ ظاہری کے چھ ماہ بعد منگل کی رات تین رمضان المبارک ہجری گیارہ میں اُنتیس (۲۹) برس (بعض روایات میں تیس برس) کی عمر میں وفات فرمائی اور جنت البقیع شریف میں مدفون ہیں۔ (مواہب لدنیہ، ج ۲ ص ۲۱۲)

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نگاہِ رسالت میں

سیّدہ کونین فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند ارشاداتِ مبارکہ پیش کیے جا رہے ہیں اللہ عزّ وجل سیّدۂ کونین کے طفیل خصوصی رحمتیں اور برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

گھرانہ بتول آغوشِ رسالت میں

حضرت صفیہ بنتِ شیبہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لائے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چادر مبارک اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقوش بنے ہوئے تھے، حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اُس چادر میں داخل کرلیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہوگئے، پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں لے لیا، پھر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی...... (ترجمہ) بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دور کردے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کردے۔ (پ۲۲۔الاحزاب:۳۳)

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ۔ باب فضائل اہل بیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

فاطمہ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا جانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت مِسْوَرْ بن مَخْرِمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔ (متفق علیہ)

فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رضا ربّ تعالیٰ کی رضا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے اور تمہاری رضا پر راضی ہوتا ہے۔ (حاکم، طبرانی)

فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا محبوب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا، حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)۔ عرض کیا گیا، مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا؟) آپ نے فرمایا، اُن کے شوہر (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور تمام راتوں کو عبادت کیلئے بہت قیام کرنے والے تھے۔ (ترمذی، حاکم)

اعزاز بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو انہیں خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہوجاتے، انہیں بوسہ دیتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے اور جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں پھر کھڑی ہوجاتیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ اقدس کو بوسہ دیتیں۔ (نسائی، حاکم)

بوقت سفر معمول رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب سے آخر میں جس شخص سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہوتیں اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس شخصیت کے پاس تشریف لاتے وہ بھی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی ہوتیں اور یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتے (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ سبحان اللہ! (امام حاکم وابن حبان)

جنت کی عورتوں کی سردار

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ (میری لختِ جگر) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور (میرے بیٹے) حسن وحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی، نسائی)

شباہت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

میدانِ محشر میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیائے کرام قیامت کے دن سواری کے جانوروں پر سوار ہوکر اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا، جس کا قدم اس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہوں گی۔ (حاکم)

مزید فرمایا، قیامت کے دن مجھے براق پر اور (سیّدہ) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو میری سواری غضباء پر بٹھایا جائے گا۔ (ابن عساکر)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، روزِ قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا اپنی اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزر جائیں۔ (تاریخ بغداد)

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے خصوصی انعام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔ (طبرانی)

ختمِ سیّدہ فاطمۃ الزھراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

درودِ ابراہیمی	گیارہ بار
سورۂ فاتحہ	سات بار
آیۃ الکرسی	ایک بار
سورۂ اخلاص	سات بار
یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ	اکتالیس بار
درودِ ابراہیمی	تین بار

سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایصالِ ثواب اور اپنی جملہ حاجات کی تکمیل کیلئے مذکورہ اَوراد تمام اسلامی بہنیں مل کر پڑھیں، سورۂ فاتحہ، آیۃُ الکرسی اور سورۂ اخلاص ایک اسلامی بہن تلاوت کرے' دیگر اسلامی بہنیں خاموشی سے سنیں، ختم شریف کے بعد ایصالِ ثواب اور دیگر حاجات کے حصول کیلئے اس طرح دعا مانگیں:۔

﴿ دعا مانگنے کا طریقہ ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ

یااللہ عزَّ وجلَّ! تیری عاجز اور گنہگار بندیوں نے یہاں جو سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکرِ خیر کیا اور 'ختم سیّدہ فاطمۃ الزہراء' پڑھا اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور اس کا بھر پور ثواب مرحمت فرما، یا اللہ عزَّ وجلَّ! جو اجر و ثواب تو ہمیں عطا کرے اسے ہماری طرف سے حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کو پہنچا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام، صحابہ کرام، ازواجِ مطہرات، والدین کریمین اور جملہ مسلمانانِ زندہ و مردہ، جن و اِنس کو پہنچا، بالخصوص اس کا ثواب سیّدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روح مبارک کو پہنچا۔ یااللہ عزَّ وجلَّ! سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صدقے ہماری ہمارے والدین کی اور کل امتِ محمدیہ کی مغفرت فرما، یااللہ عزَّ وجلَّ! ہمیں نیکی کرنے، نیکی کی دعوت دور دور تک پہنچانے، خود گناہوں سے بچنے، دوسروں کو بچانے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں پنج وقتہ نماز پڑھنے، رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور علمِ دین حاصل کرنے کی سعادت عطا فرما۔ یااللہ عزَّ وجلَّ! یہاں جتنی اسلامی بہنیں حاضر ہیں سب کی مشکلات

حل فرما، سب کی تنگدستیاں دور فرما، سب کے قرضے دور فرما، تمام کے گھروں کو امن وسکون کا گہوارہ بنا، یا اللہ عزّ وجل! جو بچیاں گھروں میں رِشتوں کیلئے بیٹھی ہیں انہیں نیک صالح رشتے عطا فرما، جو بے اولاد ہیں انہیں نیک متقی صالح اولاد نصیب فرما، جو مسلمان جن وآسیب، جادوٹونے یا دیگر مقدمات میں گرفتار ہیں انہیں رہائی عطا فرما، تمام حاضرین کے گھروں میں مال میں اولاد میں جملہ اُمور میں برکتیں عطا فرما، تمام کی ہر جائز دعا کو قبول فرما، ہم سب مسلمانوں کو ایمان و عافیت پر مدینے میں موت نصیب فرما، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

جس کسی نے بھی دعا کے واسطے یا ربّ کہا
کردے پوری آرزو ہر بیکس و مجبور کی

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ۲۲۔الاحزاب:۵۶)

صَلَّى اللّٰهُ تعالىٰ عَلىٰ محمَّد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ج وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ج
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ع بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

فقط والسلام

احقر العباد محمد مشتاق قادری اُویسی

۲۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۹ھ

25-12-2008

کراچی

کاروباری عروج و کمال کا بے مثال وظیفہ

حضرت علامہ احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ان آیتوں کا جو شخص ورد رکھے گا، اس کو ان کی برکات کا مشاہدہ نصیب ہوگا اور اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو وہاں سے رزق ملے گا جہاں سے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ (شمس المعارف)

طریقہ کار یہ ہے کہ بعد نمازِ فجر ان تمام آیات کو مکمل تین بار تلاوت کر لیا کرے اور اگر بعد نمازِ مغرب بھی تلاوت کرے تو زیادہ مفید ثابت ہو، اگر خوشخط لکھوا کر پلاسٹک کوٹنگ کروا کر گھر میں آویزاں کرے تو دولت کی ریل پیل ہو باریک لکھ کر جیب میں بھی رکھ سکتے ہیں۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (البقرہ:۳)

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (آل عمران:۳۷)

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (المائدہ:۱۱۴)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ (الانعام:۱۴)

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ (اعراف:۱۳۷)

فَاٰوٰكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (انفال:۲۶)

رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْۤ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ (ابراہیم:۳۷)

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ (اعراف:۱۰)

كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَهٰۤؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل:۲۰)

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ ط (حجر:۲۱)

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا o فَاَتْبَعَ سَبَبًا o (کہف:۸۴،۸۵)

وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی o (طٰہٰ:۱۳۱)

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا (مریم:۶۲)

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ o (الانبیاء:۱۰۵)

فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَیْرٌ ق وَّهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (المؤمنون:۷۲)

لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ
بِغَیْرِ حِسَابٍ o (النور:۳۸)

قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰنِ اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّآ اٰتٰكُمْ ج (نمل:۳۶)

اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَمَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط (نمل:۶۴)

وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ
الْوٰرِثِیْنَ لا (قصص:۵)

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ o (قصص:۲۴)

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجْبٰٓی اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا (قصص:۵۷)

فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ط اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ o (عنکبوت:۱۷)

وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ق اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o (عنکبوت:۶۰)

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ (لقمان:۲۰)

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ط (سبا:۱۵)

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ج وَمَا يُمْسِكْ لا فَلَا مُرْسِلَ

لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o (فاطر:۲)

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ج وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ o (سبا:۳۹)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ط اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا

قَدِيْرًا o (فاطر:۴۴)

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ o (ص:۵۴)

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط (ص:۳۹)

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط (النحل:۹۶)

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ط (الروم:۴۰)

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا لا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط (الطلاق:۲،۳)

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o (النور:۳۸)